السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ارشادباری تعالیٰ:

وَإِذا رَأَوا تِجـٰرَةً أَو لَهوًا انفَضّوا إِلَيها وَتَرَكوكَ قائِمًا ۚ قُل ما عِندَ اللَّهِ خَيرٌ مِنَ اللَّهوِ وَمِنَ التِّجـٰرَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيرُ الرّٰزِقينَ ﴿١١﴾... سورة الجمعة

اورجب کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آجائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑدیتے ہیں ۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین روزی رساں ہے ۔''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ آیت کریمہ حضرات صحابہ کرام کی اس خاص حالت سے متعلق نازل ہوئی ہے، جب ان کی معاشی حالت میں بہت تنگی تھی، زندگی بہت مشکل سے گزررہی تھی کیونکہ کھانے پینے کی چیزوں کی فراوانی نہ تھی اورمال ودولت کی بے حد کمی تھی۔ ان حالات میں ایک دن رسول اللہ جمعہ کا خطبہ ارشادفرمارہے تھے کہ شام سے ایک تجارتی قافلہ آگیا۔ اس قافلہ کے سربراہ کی یہ عادت تھی کہ جب وہ آتا تو دف بجانے کا اہتمام کرتاتاکہ لوگوں کو علم ہوجائے اوروہ اس سے آکر غلہ خریدلیں۔

حضرات صحابہ نے جب دف کی آواز کو سنا تووہ مسجد سے باہر نکل گئے کیونکہ وہ تنگی کی حالت میں تھے اور کھانے کی اشیاء کی انہیں شدید ضرورت تھی۔ وہ مسجد سے باہر نکل گئے تاکہ کھانے کے لیے اور خریدوفروخت کے لیے غلہ خرید سکیں۔ رسول اللہ اس وقت کھڑے خطبہ ارشادفرمارہے تھے۔ بارہ اشخاص کے سوا، جن میں حضرت ابوبکروعمر بھی تھے، باقی سب لوگ مسجد سے باہر نکل گئے تو ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

وَإِذا رَأَوا تِجـٰرَةً أَو لَهوًا انفَضّوا إِلَيها وَتَرَكوكَ قائِمًا ۚ قُل ما عِندَ اللَّهِ خَيرٌ مِنَ اللَّهوِ وَمِنَ التِّجـٰرَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيرُ الرّٰزِقينَ ﴿١١﴾... سورة الجمعة

اورجب کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آجائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑدیتے ہیں ۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین روزی رساں ہے ۔''

یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس جورزق اورآخرت میں جوثواب ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے۔کھیل تماشے سے یہاں مراد تجارت کے لیے آنے والوں کے سامنے دف بجانا ہے اورارشادباری تعالیٰ اِنفَضُّوا اِلَيهَا ''اس کی طرف بھاگ گئے۔'' اس سے مرادصرف تجارت ہے، یہ نہیں فرمایاکہ اِنفَضُّوا اِلَيهِمَا ''وہ ان دونوں کی طرف بھاگ گئے۔''یعنی کھیل تماشے اور تجارت کی طرف۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرات صحابہ کرام دف کے ساتھ کھیل تماشے کے لیے مسجد سے نہیں نکلے تھے بلکہ وہ ایک جائز مقصد یعنی تجارت کے لیے نکلے تھے ۔ وَاللَّهُ خَيرُ الرَّازِقِينَ اس جملہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ کثرت سے رزق دیتا ہے اوراپنی کثیر تعداد مخلوق کورزق دیتا ہے جیساکہ ارشادباری تعالیٰ ہے:

(إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزّاقُ ذُو القُوَّةِ المَتينُ) (سورة الذریات آیت:58)

''اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی وا اورزورآور ہے۔''

مگر اللہ تعالیٰ اپنی حکمت ہی سے دیتا ہے اور حکمت سے ہی روکتا ہے۔ وہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کو فراخ کردیتا ہے اورجس کے لیے چاہتا ہے رزق کو تنگ کردیتا ہے، کچھ لوگوں کو وہ رزق کی فراوانی اوروسعت سے نوازتا ہے تاکہ وہ آزمائے کہ کون شکراداکرتا ہے اورکون کفرانِ نعمت کی روش اختیار کرتا ہے؟ یعنی دینے یا نہ دینے میں صرف اسی کی حکمت کارفرماہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک قول یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت خطبۂ جمعہ نماز کے بعد ہوتا تھا، نماز سے پہلے نہیں ہوتا تھا۔ واللہ اعلم۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص86